صحیحین میں حج کی احادیث

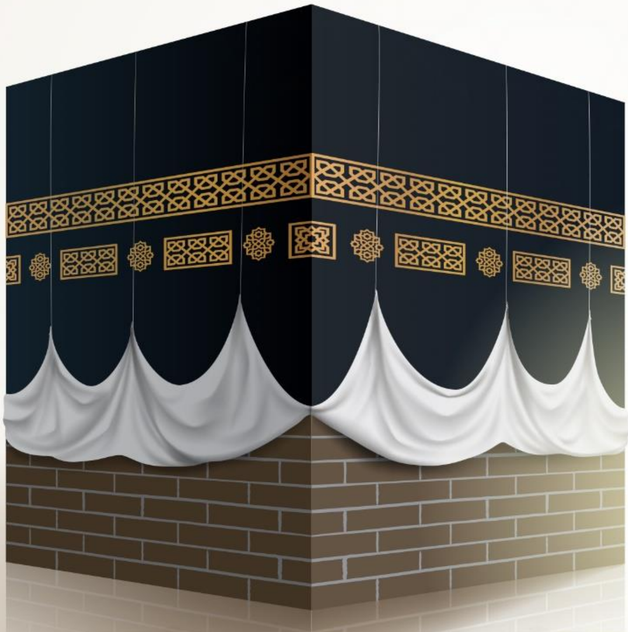

جمع وترتیب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالمحسن بن محمد القاسم

اپنی زبان میں احادیث سننے کے لیے اس کوڈ کو اسکین کریں

حج کی فرضیت اور اس کا مقام و مرتبہ

۱– ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں— صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: "اللہ کو ایک ماننا"- اور نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ (متفق علیہ)۔

۲– ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا"۔ عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "حج مبرور"۔ (متفق علیہ)۔

۳– ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: "لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا حج کرو"۔ ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کہہ دیتا: ہاں تو واجب ہو جاتا اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے"۔ (صحیح مسلم)۔

٤– عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا حتیٰ کہ وہ آکر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے، اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے، اور کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تم اس بات

کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز کا اہتمام کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو"۔ جبرئیل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ صحابی عرض کرتے ہیں کہ: ہمیں تعجب ہوا کہ وہ خود سوال کر رہے تھے اور خود ہی اس کی تصدیق بھی کر رہے تھے۔۔۔۔الحدیث۔(صحیح مسلم)۔

۵- عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے، تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے دایاں ہاتھ بڑھایا۔ (عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں: تو میں نے اپنا ہاتھ (پیچھے) کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''عمرو! تمھیں کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کی: میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ''کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: یہ (شرط) کہ مجھے معافی مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمرو! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اسلام ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کے تھے؟ اور ہجرت ان تمام گناہوں کو ساقط کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کیے گئے تھے، اور حج ان سب گناہوں کو ساقط کر دیتا ہے جو اس سے پہلے کیے گئے تھے"۔ (صحیح مسلم)۔

عورتوں کا حج

٦- اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: "تم عورتوں کے لئے سب سے عمدہ اور خوبصورت جہاد حج مقبول ہے"۔ ایک روایت میں ہے: "تمہارا جہاد حج ہے"۔ (صحیح بخاری)۔

بچوں کا حج

۷- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روحاء کے مقام پر آپ ﷺ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی۔ آپ نے پوچھا: کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: مسلمان ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فریا: "میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں"، اسی دوران میں ایک عورت نے آپ کے سامنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ ﷺ نے فریا: "ہاں اور تمھارے لیے اجر ہے"۔ (صحیح مسلم)۔

"روحا" مدینہ سے ۷۴ کیلو میٹر کی دوری پر مکہ کی جانب جانے والے راستے پر واقع ایک بستی ہے۔

عورت کا مرد کی جانب سے حج کرنا

۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ: "ایک دفعہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ سے کچھ پوچھنے کے لیے آئی تو حضرت فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت بھی ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تب نبی ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا، چنانچہ اس عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ! میرے عمر رسیدہ والد کے ذمے حج فرض ہو گیا ہے مگر وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں!“ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا تھا۔ (متفق علیہ)۔

خُثعم سعودی عرب کا ایک قبیلہ ہے جو الباحہ شہر کے مشرقی جنوب میں قیام پزیر ہے اور الباحہ سے ۹۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

میت کی جانب سے حج کرنا اور نذر پوری کرنا

۹- . حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ مگر حج کیے بغیر ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں اس کی طرف سے حج کرو۔ مجھے بتاؤ اگر تمہاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ تو اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: تو اللہ کا حق بھی ادا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے"۔ (صحیح بخاری)۔

حج وعمرہ کی فضیلت

۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص محض اللہ کے لیے حج کرے"- اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: "جو شخص اس (بیت اللہ) کو آیا- پھر نہ کسی گناہ کا مرتکب ہو، نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہو تو وہ گناہوں سے ایسے پاک واپس ہو گا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو"۔ (متفق علیہ)۔

۱۱- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان کیے گئے ہوں اور حج مبرور کی جزا تو جنت ہے"۔ (متفق علیہ)۔

۱۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے - جسے ام سنان کہا جاتا تھا- کہا: "تمہیں کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرتیں؟" اس نے کہا: ابو فلاں -اس کے خاوند- کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے

نے حج کیا اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی ڈھوتا تھا۔ آپ نے فریا: "رمضان المبارک میں عمرہ حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے"۔ (متفق علیہ)۔

حج کے لیے زاد سفر ساتھ لے کر چلنا

۱۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ: اہل یمن حج کرتے لیکن زاد سفر ساتھ نہ لیتے تھے اور کہتے کہ ہم (اللہ پر) بھروسہ کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ "زاد سفر ساتھ لے کر چلو۔ بلاشبہ بہترین زاد راہ تو تقویٰ (سوال سے بچنا) ہے"۔ (صحیح بخاری)۔

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

۱٤- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ سمجھتے تھے کہ حج کے زمانے میں عمرہ کرنا اس زمین پر بدترین گناہ ہے۔ اور وہ (اپنی طرف سے) ماہ محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو کر اس کا نشان مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو اس وقت عمرہ حلال ہے اس شخص کے لیے جو عمرہ کرنا چاہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے تو آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو ختم کر کے اس کے بجائے عمرے کا احرام باندھ لیں۔ یہ بات ان پر بہت گراں گزری اور کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! عمرہ کر کے ہمارے لیے کیا چیز حلال ہو گی؟ آپ نے فرمایا: "ساری چیزیں حلال ہوں گی"۔ (متفق علیہ)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی دفعہ حج اور عمرہ کیا؟

۱۵ – زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (کل) انیس غزوے کیے۔ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا اور وہ ہے حجۃ الوداع۔ (متفق علیہ)۔

۱۶ – حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرے کے جو آپ ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا جو آئندہ سال ذوالقعدہ میں کیا۔ تیسرا عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں، یہ بھی ذوالقعدہ میں کیا۔ اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ذوالحجہ میں ادا فرمایا۔ (متفق علیہ)۔

حدیبیہ: مکہ میں مغربی شمال میں مکہ اور جدہ کے درمیان مکے سے ۲۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

جعرانۃ: طائف کی طرف مکہ کے مشرقی شمال میں مکہ سے ۲۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمل کرنے کی فضیلت

۱۷ – حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو عمل ان (دس) دنوں میں کیا جائے، اس کے مقابلے میں دوسرے دنوں کا کوئی عمل افضل نہیں ہے"۔ لوگوں نے عرض کیا: کیا جہاد بھی ان اعمال کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا: "جہاد بھی ان کے برابر نہیں سوائے اس شخص کے جس نے اپنی جان اور مال کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا"۔ (صحیح بخاری)۔

عورت کا محرم کے ساتھ حج وغیرہ کے لیے سفر پر نکلنا

۱۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فریا: "جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے، الا یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو"۔(متفق علیہ)۔

۱۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ بغیر اس کے محرم کے تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے"۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ ! میں نے اپنا نام فلاں فلاں جہاد کے لیے لکھوادیا ہے لیکن میری اہلیہ حج کے لیے جارہی ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ تم اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو"۔(متفق علیہ)۔

جب حج کے سفر کے لیے سواری پر سوار ہو تو کیا پڑھے

۲۰- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اَللّٰہُ اَکبَرُ فرماتے، پھر یہ دعا پڑھتے: (سبحانَ الذي سخَّر لَنا هذا و كنَّا له مقرنين، وإنَّا إلى ربنا لمنقلبون . اللَّهمَّ إنَّا نسألُكَ في سفرنا هذا البرَّ والتَّقوى ، ومن العملِ ترضى) . (اللَّهمَّ هوِّنْ علينا سفرنا هذا واطوِ عنَّا بعده ، اللَّهمَّ أنتَ الصَّاحب في السَّفر ، والخليفةُ في الأهلِ. اللَّهمَّ إنِّي أعوذُ بك من وعثاء السَّفر ، وكآبة المنظر ، وسوء المنقلَب في المال والأهلِ) (پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں) (اے اللہ ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری مانگتے ہیں اور

ایسے کام کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرے۔اے اللہ ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔اے اللہ ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)(یہ تو جاتے وقت پڑھتے)اور جب لوٹ کر آتے تو بھی یہی دعا پڑھتے مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے کہ (آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَائِدُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)(ہم لوٹنے والے ہیں،توبہ کرنے والے،خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں)[صحیح مسلم]۔

۲۱– عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت،واپسی میں اکتاہٹ،اکھٹا ہونے کے بعد بکھر جانے،مظلوم کی بد عا سے اور اہل ومال میں سے کسی برے منظر سے پناہ مانگتے۔[صحیح مسلم]

حج وعمرہ کے مواقیت

۲۲– حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا،اہل شام کے لیے جحفہ،اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں۔اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں،چنانچہ اہل مکہ،مکہ ہی سے احرام باندھ کر چلیں۔(متفق علیہ)۔

ذوالحلیفہ: مسجد نبوی مغربی جنوب میں ۱۴ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور آج کل ابیار علی کے نام سے معروف ہے۔

جحفہ: رابغ کے مشرقی جنوب میں اس سے ۲۲ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

قرن منازل: طائف کے شمال میں اس سے ۴۵ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور آج کل السیل الکبیر کے نام سے معروف ہے۔

یلملم: مکہ کے مغربی جنوب میں واقع ہے اور مکہ سے ۹۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

۲۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ دونوں شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن کو بطور میقات مقرر کیا ہے اور وہ ہمارے راستہ سے ہٹ کر ہے۔ اگر ہم قرن جا کر احرام باندھیں تو ہمارے لیے بہت مشکل کا باعث ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے راستے میں اس کے مقابل کوئی جگہ دیکھو، پھر آپ نے ان کے لیے ذات عرق کو مقرر کر دیا۔ (صحیح بخاری)۔

قرن منازل: طائف کے شمال میں اس سے ۴۵ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور آج کل السیل الکبیر کے نام سے معروف ہے۔

ذات عرق: طائف کے شمال میں ۱۰۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

۲٤- ابوزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا (جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: میں نے سنا- میرا خیال ہے کہ انہوں نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اہل عراق کے لیے مقام تلبیہ (احرام باندھنے کی جگہ) ذات عرق ہے"۔ (متفق علیہ)۔

وہ مقامات جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

۲۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی وادی میں پڑاؤ ڈالا اور وہاں نماز پڑھی"۔ [متفق علیہ]

۲۶– عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ : "نبی ﷺ نے اس پہاڑ کے دونوں دروں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبے کی سمت میں ہے۔آپ اس مسجد کو جو ٹیلے کے کنارے پر اب وہاں تعمیر ہوئی ہے،اپنی بائیں جانب کر لیتے۔ نبی ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہی مائل ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے کم و بیش دس ہاتھ چھوڑ کر وہاں نماز پڑھتے اور آپ کا رخ سیدھا پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف ہوتا،یعنی وہ طویل پہاڑی جو تیرے اور بیت اللہ کے درمیان واقع ہے صلی اللہ علیہ وسلم"۔[متفق علیہ]

دس ہاتھ کا فاصلہ ۶,۴ سنٹی میٹر کے برابر ہوتا ہے۔

۲۷– بداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرے کے لیے جاتے،اسی طرح حجۃالوداع میں جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو ذوالحلیفہ میں اس کیکر کے نیچے پڑاؤ کرتے جہاں اب مسجد ذوالحلیفہ ہے۔اور جب آپ جہاد،حج یا عمرے سے (مدینے) واپس آتے اور اس راستے سے گزرتے تو وادی عقیق کے نشیب میں اترتے۔جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور آکر شب میں وہیں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس پر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک گہرا نالا تھا۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔اس کے اندر کچھ (ریت کے) ٹیلے تھے،رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔[صحیح بخاری]

۲۸– حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹتے تو ذوالحلیفہ کے نشیبی میدان میں نماز ادا کرتے،اور صبح ہونے تک وہیں رات گزارتے۔(صحیح بخاری)۔

ذی الحلیفۃ میں رات گزارنا

۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں آرام کے لیے اترے تو ایک فرشتے کو بھیجا گیا اور آپ سے کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔(متفق علیہ)۔

۳۰- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (سفر کے) شروع میں ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور وہاں کی مسجد میں نماز ادا کی۔(صحیح مسلم)۔

مُحرِم کے لیے جو لباس پہننا درست نہیں

۳۱- حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ ! محرم کون سے کپڑے پہنے ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "محرم قمیص، پگڑی، شلوار، ٹوپی، اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر جوتا نہ ملے تو موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو"۔(متفق علیہ)۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "احرام والی عورت نہ نقاب لگائے اور نہ دستانے پہنے"۔

۳۲- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: "جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے- محرم شخص کے لئے (یہ حکم ہے)"۔(متفق علیہ)۔

۳۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کنگھی کرنے، تیل لگانے، تہبند پہننے اور چادر اوڑھنے کے بعد مدینہ منورہ

سے روانہ ہوئے۔ اور آپ نے کسی قسم کی چادر اور تہبند پہننے سے منع نہیں فرمایا، البتہ زعفران سے رنگ ہوئے کپڑے جن سے بدن پر زعفران لگے ان سے منع فرمایا۔ الغرض صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے لبیک کہا اور آپ نے اپنی قربانیوں کے گلے میں قلادے ڈال دیے۔ اور یہ پچیس ذوالقعدہ کا واقعہ ہے۔ پھر آپ چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے، کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے اور انھیں قلادہ پہنا چکے تھے اس لیے احرام نہ کھول سکے۔ پھر آپ مکہ کی بلندی پر مقام حجون کے پاس اترے۔ آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اس بنا پر طواف قدوم کرنے کے بعد پھر کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس آئے۔ اور آپ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کریں، پھر اپنے بال کتروا ڈالیں اور احرام کھول دیں - ایک روایت میں ہے کہ : "پھر احرام کھول دیں اور حلق یا بال چھوٹے کروالیں"۔ یہ حکم ان لوگوں کو دیا جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا جسے پہلے قلادہ پہنایا گیا ہو۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی تھی تو وہ اس کے لیے حلال ہوگئی۔ اسی طرح خوشبو اور دیگر لباس بھی استعمال کرنا اب جائز ہو گیا۔ (صحیح بخاری)۔

بیداء: ذوالحلیفہ کے مغربی سمت میں وادی عقیق کے فورا بعد واقع ہے اور مسجد نبوی سے ۱۵ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

حجون: مسجد حرام کے مشرقی شمال میں ہے اور وہاں سے ۲ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے، ابھی اس کا نام ریع الحَجون ہے۔

محرِم کے لیے خوشبو لگانے کا حکم

۳۴- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے آپ ﷺ کے احرام کے لیے اور طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگاتی تھی"۔

صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: "ایسی خوشبو جس میں مشک ہوتی تھی"۔ (متفق علیہ)۔

۳۵- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: "میں رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر ذَرِیرہ نامی خوشبو آپ کے احرام میں داخل ہونے سے قبل اور احرام سے نکلنے کے بعد لگائی تھی"۔ (متفق علیہ)۔

۳۶- عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو (اس وقت) جو بہترین خوشبو آپ ﷺ کو میسر ہوتی اسے لگاتے اس کے بعد میں (آپ ﷺ کے احرام باندھنے کے بعد آپ کے سر اور داڑھی میں (خوشبو کے) تیل کی چمک دیکھتی۔ (متفق علیہ)۔

۳۷- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس جاتے اور صبح اس حال میں حالت احرام میں نظر آتے کہ آپ سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی۔ (متفق علیہ)۔

قربانی کے جانور کے گلوں میں ہار ڈال کر ان کا اشعار کرنا

۳۸- عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے تیار کیے۔ آپ نے خود ان کے گلوں میں ہار ڈالے اور ان کا اشعار کیا، پھر انھیں مکہ مکرمہ روانہ

کیا۔ایسا کرنے سے آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لیے پہلے حلال تھی۔[متفق علیہ]

۳۹– عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بیت اللہ کی طرف ہدی(قربانی) کی بکریاں بھیجیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ہار ڈالے۔[متفق علیہ]

٤٠– ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا فرمائی۔پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب (ہلکے سے) زخم کا نشان لگایا اور خون پونچھ دیا اور دو جوتے اس کے گلے میں لٹکائے۔پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔(اور چل دیے) جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء کے اوپر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پکارا۔[صحیح مسلم]

قربانی کے جانور پر سواری کرنا

٤١– ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔'' دوسری یا تیسری مرتبہ یہ الفاظ استعمال فرمائے۔[متفق علیہ]

٤٢– جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہدی پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا فر رہے تھے: "جب اس (پر سوار ہونے) کی ضرورت ہو تو اور سواری ملنے تک معروف (قابل قبول) طریقے سے اس پر سواری کرو"۔[صحیح مسلم]

ہدی کا جانور اگر راستے میں تھک کر رک جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے

٤٣– ابو قبیصہ ذؤیب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ

بھیجتے پھر فرماتے، ''اگران میں سے کوئی تھک کررک جائے اور تمھیں اس کے مر جانے کا خدشہ ہو تو اسے نحر کر دینا پھر اس کے (گلے میں لٹکائے گئے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبونا پھر اسے اس کے پہلو پر ڈال دینا پھر تم اس میں سے (کچھ) کھانا نہ تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی (اس میں کھائے)''۔[صحیح مسلم]

مشرکین تلبیہ میں کیا کہا کرتے تھے

٤٤- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہا: مشرکین کہا کرتے تھے ہم حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ کہا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''تمھاری بربادی! بس کرو، بس کرو (یہیں پر رک جاؤ)'' مگر وہ آگے کہتے: مگر ایک ہے شریک، جو تمھارا ہے تم اس کے مالک ہو، وہ مالک نہیں۔ وہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہی کہتے تھے۔[صحیح مسلم]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا طریقہ

٤٥- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بایں حالت دیکھا کہ آپ نے اپنے بال جمائے ہوئے تھے اور بوقت احرام یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے: "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ"،ان کلمات میں کسی اور لفظ کا اضافہ نہیں کرتے تھے۔(متفق علیہ)۔

بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا

٤٦- جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ دونوں فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ آئے اور ہم بہت بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکار رہے تھے۔(صحیح مسلم)۔

٤٧- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وادی ازرق سے گزرے تو آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون سی وادی ہے؟" لوگوں نے کہا: یہ وادی ازرق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو وادی کے موڑ سے -ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر- اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اور وہ بلند آواز سے تلبیہ کہتے ہوئے اللہ کے سامنے زاری کر رہے ہیں۔" پھر آپ ہرشیٰ کی گھاٹی پر پہنچے تو پوچھا: "یہ کون سی گھاٹی ہے؟" لوگوں نے کہا: یہ ہرشیٰ کی گھاٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "گویا میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ رنگ کی مضبوط بدن اونٹنی پر سوار ہیں، ان کے جسم پر اونی جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے، اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں"۔ (صحیح مسلم)۔

وادی ازرق: عُسفان کے شمال میں ١٠ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور ابھی غُران کے نام سے معروف ہے۔

ہرشیٰ کی گھاٹی: یہ جحفہ کے مشرق میں ٦ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کی نیت کرنا

٤٨- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو اکٹھے حج وعمرہ کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا۔ (متفق علیہ)۔

٤٩- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کی نیت کی۔ (متفق علیہ)۔

حج کی نیت سے پہلے الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا

٥٠- انس بن مالک رضی اللہ عنہ -حج نبوی ﷺ کے سلسلے میں بیان کرتے ہوئے- فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ کی سواری مقام بیداء پر آئی تو آپ نے اللہ کی حمد و تسبیح

اور تکبیر بیان کی -ایک روایت میں ہے کہ : آپ ﷺ لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کا ورد فرمانے لگے-، پھر آپ نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا"۔(صحیح بخاری)۔

جب اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے

۵۱- عبید بن جریج سے روایت ہے، انہوں نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابو عبدالرحمٰن ! میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہیں کرتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج ! وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ (دوسرے) آپ سِبتی جوتے پہنتے ہیں اور (تیسرے) زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔ (چوتھے) مکے میں دوسرے لوگ تو ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں مگر آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: بیت اللہ کے کونوں کو چھونے کی بات تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ اور کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اور سبتی جوتوں کے متعلق یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی جوتیاں پہنے دیکھا جن پر بال نہ تھے اور آپ ان میں وضو فرماتے تھے، لہذا میں ان جوتیوں کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور جہاں تک زرد خضاب کی بات ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسے استعمال کرتے دیکھا ہے، اس لیے میں بھی اسے استعمال کرنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام باندھنے کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی نہ ہو جاتی (یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو)۔ (متفق علیہ)۔

۵۲- حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل استعمال کرتے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور وہاں نماز پڑھتے پھر

سوار ہو جاتے۔ اور جب سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ احرام کی نیت کرتے۔ اس کے بعد فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری)۔

جس نے دوسرے کی نیت کی طرح اپنی نیت کی

۵۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تھا، پھر میری آپ ﷺ سے اس سال ملاقات ہوئی جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج ادا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: "ابو موسیٰ! "تم نے کون سا تلبیہ پکارا ہے؟ (حج کا، عمرے کا، یا دونوں کا؟)" میں نے عرض کیا: میں نے نبی ﷺ والا تلبیہ پکارا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ: تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔- بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے: "آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کھول ڈالو"۔ (متفق علیہ)۔

بلند آواز سے تلبیہ پکارنا

۵۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور لوگ حج و عمرہ دونوں کا اکٹھے تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ (صحیح بخاری)۔

حائضہ اور نفساء کیسے تلبیہ پکارے؟

۵۵- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں: ہم حجۃ الوداع کے سال (حج کی ادائیگی کے لیے) اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور ہم (میں سے کچھ) نے عمرے کے لیے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فریا: "قربانی کا جانور جس کے ساتھ ہو وہ عمرے کے ساتھ

ہی حج کا بھی تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں (کے لیے عائد کردہ احرام کی پابندیوں) سے آزاد نہ ہو جائے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا جب میں مکہ پہنچی تو ایام مخصوصہ میں تھی، نہ میں نے حج کا طواف کیا اور نہ ہی صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔- بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "یہاں تک عرفہ کی رات آگئی"۔ تو میں نے اس (صورت حال) کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے سر کے بال کھولو اور کنگھی کرو (پھر) حج کا تلبیہ پکارنا شروع کر دو اور عمرے کو چھوڑ دو"۔ انہوں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مقام تنعیم بھیجا میں نے (وہاں سے احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: "یہ (عمرہ) تمہارے (اس رہ جانے والے) عمرے کی جگہ ہے"۔ جن لوگوں نے عمرے کا لیے تلبیہ پکارا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور پھر احرام کھول دیے ۔ پھر جب وہ لوگ (حج کے دوران میں) منیٰ سے لوٹے تو انہوں نے اپنے حج کے لیے دوسری بار طواف کیا البتہ وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرے کو جمع کیا تھا (حج قران کیا تھا) تو انہوں نے (صفا مروہ کا) ایک ہی طواف کیا۔ (متفق علیہ)۔

٥٦- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارے پیش نظر حج کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم مقام سرف، یا اس کے قریب پہنچے تو میرے ایام مخصوصہ شروع ہو گئے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا: "کیا تمہارے ایام مخصوصہ شروع ہو گئے ہیں"؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ (کر مقدر کر) دی ہے۔ تم (سارے) کام ویسے ہی سرانجام دو جیسے حاجی کرتے ہیں سوائے یہ کہ جب تک غسل نہ کر لو بیت اللہ کا

طواف نہ کرنا"۔ایک دوسری روایت میں ہے: "یہاں تک کہ پاک نہ ہو جاؤ"۔(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) کہا(اس حج میں) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔(متفق علیہ)۔

۵۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! لوگ حج اور عمرہ دو دو مناسک ادا کر کے (اپنے گھروں کو) لوٹیں گے اور میں صرف ایک منسک (حج) کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: "تم ذرا انتظار کرو! جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم (کی طرف) چلی جانا اور وہاں سے (احرام باندھ کر عمرے کا) تلبیہ پکارنا"-ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: (اپنے بھائی) عبد الرحمن کو اپنے ساتھ لے لینا)- پھر فلاں مقام پر ہم سے آملنا، لیکن (تمھارے عمرے کا اجر) تمہاری مشقت کے مطابق ہوگا"، یا یہ فرمایا کہ: "خرچ ہی کے مطابق ہوگا"۔(متفق علیہ)۔

حج میں شرط لگنا

۵۸- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بن عبد المطلب) کے ہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا: "تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟"۔؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم میں خود کو بیماری کی حالت میں پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "حج (کی نیت) کرو اور شرط کے ساتھ مقید کر دو، اور یوں کہو: اللهم مَحِلّي حيث حبستني"، "اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا"۔(متفق علیہ)۔

حج تمتع، حج قران اور حج افراد

۵۹- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر

حج کے لیے) نکلے آپ ﷺ نے فریا: "تم میں سے جو اکٹھے عمرہ اور حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے پکارے۔ جو (صرف) حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے پکارے اور جو (صرف) عمرے کے لیے پکارنا چاہے وہ ایسا کرلے"۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا اور آپ کے ساتھ کئی لوگوں نے (صرف حج کے لیے) تلبیہ کہا، کئی لوگوں نے عمرے اور حج (دونوں) کے لیے تلبیہ کہا اور کئی لوگوں نے صرف عمرے کے لیے کہا اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔ (متفق علیہ)۔

٦٠- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، ہمارے پیش نظر صرف حج تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: "جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرلے تو احرام کھول دے"۔ (متفق علیہ)۔

٦١- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: "آج رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کی بھی نیت کی ہے"، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اور کہیں: "عمرہ اور حج ایک ساتھ کرنے کی نیت کرتا ہوں"۔ (صحیح بخاری)۔

٦٢- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔! ابن مریم علیہ السلام (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) فَجِّ الرَّوحَاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکاریں گے)۔ [صحیح مسلم]

حج تمتع کا جواز

٦٣- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: متعہ یعنی حج میں تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی۔

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں اس کا حکم دیا، بعد ازیں نہ تو کوئی آیت نازل ہوئی جس نے حج میں تمتع کی آیت کو منسوخ کیا ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ (متفق علیہ)۔

٦٤- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ذوالحجہ کے چار یا پانچ دن گزر چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (خیمے میں) تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں تھے، میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے غصہ دلایا؟ اللہ اسے آگ میں داخل کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: کیا تم نہیں جانتیں! میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا (کہ جو قربانی ساتھ نہیں لائیں، وہ عمرے کے بعد احرام کھول دیں) مگر وہ اس پر عمل کرنے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ اگر اپنے اس معاملے میں وہ بات پہلے میرے سامنے آجاتی جو بعد میں آئی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا حتیٰ کہ میں اسے (یہاں آکر) خریدتا پھر میں ویسے احرام سے باہر آجاتا جیسے یہ سب (صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین عمرے کے بعد) آگئے ہیں۔ [صحیح مسلم]

حج تمتع کرنے والا کب حج کا تلبیہ پکارے

٦٥- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب ہم "حلت" کی کیفیت میں آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب منیٰ کا رخ کرنے لگیں تو احرام باندھ لیں۔ تو ہم نے مقام ابطح سے تلبیہ پکارنا شروع کیا۔ [صحیح مسلم]

تمتع کرنے والے پر کیا واجب ہے

٦٦- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملا کر کیا تھا اور قربانی بھی کی تھی۔ ہوا یوں کے آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ابتدا میں عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے لبیک کہا، بعد ازاں حج کی نیت کرتے ہوئے لبیک کہا تو لوگوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر حج قران کیا۔ ان میں سے کچھ لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے جبکہ کچھ لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا: ''جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہے اس کے لیے کوئی ایسی چیز جو بحالت احرام حرام تھی حلال نہ ہوگی، حتیٰ کہ وہ اپنے حج سے فارغ ہو جائے۔ اور جو شخص قربانی کا جانور ہمراہ نہیں لایا وہ کعبے کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کرے۔ پھر اپنے بال ترشوا کر احرام کھول دے۔ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھے اور لبیک کہے۔ جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے (اس طرح وہ کل دس روزے رکھے)۔''
جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف اس طرح کیا کہ سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر حسب عادت چل کر پورے کیے۔ جب بیت اللہ کا طواف پورا کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد فارغ ہوگئے اور جب صفا پر تشریف لائے تو صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ پھر جو چیز احرام میں حرام تھی حج پورا کرنے تک اس سے احتراز کیا اور دس ذوالحجہ کو قربانی ذبح کی، اور آ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ اب جتنی چیزیں احرام میں حرام تھیں وہ جائز ہو گئیں۔ اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (متفق علیہ)۔

حج قران کرنے والا کب حلال ہو جاتا ہے؟

٦٧- حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حجۃ الوداع کے سال حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آپ کو احرام کھولنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ آپ نے فرمایا: "میں نے اپنے سر کو گوند لگا رکھی ہے اور قربانی کے جانوروں کو ہار پہنائے ہیں، لہذا میں تو احرام کی پابندیوں سے اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں"۔ (متفق علیہ)۔

حج افراد اور حج قران کرنے والے کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے

٦٨- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حج کے قصے میں یہ مذکور ہے کہ: نبی اکرم ﷺ نے ان سے واپسی کے دن یہ کہا کہ: "تمہارا طواف تمہارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے"۔ (صحیح مسلم)۔

٦٩- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے مابین ایک ہی بار سعی کی تھی۔ یعنی پہلی بار طواف قدوم یا طواف عمرہ کے ساتھ۔ (صحیح مسلم)۔

جو شخص ہدی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے لیے حج کی نیت کو عمرہ میں بدلنے کا جواز

٧٠- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے (احرام کے وقت) صرف اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا۔ نبی ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح مکہ پہنچے تھے۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال (احرام کی پابندیوں سے فارغ) ہو جائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "حلال ہو جاؤ اور اپنی عورتوں کے پاس جاؤ"۔ چنانچہ ہم نے کہا: جب ہمارے اور یوم عرفہ کے

درمیان محض پانچ دن باقی ہیں آپ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے تو (یہ ایسا ہی ہے کہ) ہم عرفہ آئیں گے تو ہمارے اعضائے مخصوصہ سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ پھر نبی ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فریا: "تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی ویسے حلال (احرام سے فارغ) ہو جاتا جیسے تم حلال ہوئے ہو، اگر وہ چیز پہلے میرے سامنے آجاتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا، لہٰذا تم سب حلال (احرام سے فارغ) ہو جاؤ"۔ چنانچہ پھر ہم حلال ہو گئے۔ ہم نے (آپ ﷺ کی بات کو) سنا اور اطاعت کی۔ (اتنے میں) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ذمہ داری سے (عہدہ برآ ہو کر) پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: (علی) تم نے کس (حج) کا تلبیہ پکارا تھا؟" انھوں نے جواب دیا: جس کا نبی ﷺ نے پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "قربانی کرو اور احرام ہی کی حالت میں رہو"۔ (جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی اپنے ہمراہ قربانی (کے جانور) لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) صرف ہمارے اسی سال کے لیے (جائز ہوا) ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا: "ہمیشہ کے لیے"۔ (متفق علیہ)۔

۷۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اُس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی تھی جس سال نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا، لوگوں نے حج افراد کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اپنے احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف (سعی) کرو۔ اپنے بال چھوٹے کروالو اور حلال (احرام سے

آزاد) ہو جاؤ۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آجائے تو حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہو۔ اور (حج افراد کو) جس کے لیے تم آئے تھے اسے حج تمتع بنالو"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے کہا: (اے رسول اللہ ﷺ!) ہم اسے کیسے حج تمتع بنالیں؟ ہم نے تو صرف حج کا نام لے کر تلبیہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: "میں نے تمھیں جو حکم دیا ہے وہی کرو۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو اسی طرح کرتا جس طرح تمھیں حکم دے رہا ہوں۔ لیکن مجھ پر (احرام کی وجہ سے) حرام کردہ چیزیں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک کہ قربانی اپنی قربان گاہ میں نہیں پہنچ جاتی"۔ اس پر لوگوں نے ویسا ہی کیا (جس کا آپ نے حکم دیا تھا)۔ (متفق علیہ)۔

حج افراد کرنے والا حج کے بعد عمرہ کر سکتا ہے

٧٢- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ کے حج کے تعلق سے بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے وادی محصب میں پڑاؤ ڈالا۔ پھر آپ ﷺ نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (میرے بھائی) کو بلایا اور ان سے فرمایا: "اپنی بہن کو حرم سے باہر (تنعیم) لے جاؤ تاکہ یہ (احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ کہے اور (عمرے کے لیے بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کرلے۔ میں (تمہاری واپسی تک) تم دونوں کا یہیں انتظار کروں گا"۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے) کہا: ہم نکل پڑے، میں نے (احرام باندھ کر) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر ہم لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت اپنی منزل ہی پر تھے۔ آپ نے (مجھ سے) پوچھا: "کیا تم (عمرے سے) فارغ ہوگئی ہو"؟ میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں کوچ کے اعلان کا حکم دیا۔ آپ (وہاں سے) نکل کر بیت اللہ کے پاس سے گزرے اور فجر کی نماز سے پہلے اس کا طواف (وداع) کیا پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ (متفق علیہ)۔

انجانے اور لاعلمی میں سلا ہوا کپڑا پہننے اور خوشبو لگانے کا حکم

۷۳- یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش کہ میں نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتے ہوئے انہیں دیکھ پاتا۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام اس طرح باندھا کہ اس کے کپڑے خوشبو میں بسے ہوئے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تھوڑی دیر کے لئے چپ ہو گئے۔ پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا۔ یعلیٰ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا تھا جس کے اندر آپ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ: "وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولے اور اپنا جبہ اتار دے۔ عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو"۔ (متفق علیہ)۔

مُحرِم کا نکاح کرنا

۷۴- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "محرم شخص نہ نکاح کرے گا اور نہ ہی نکاح کرائے گا اور نہ ہی پیغام دے گا"۔ (صحیح مسلم)۔

محرِم کے لیے شکار کرنا حرام ہے

۷۵- صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نیل گائے کا تحفہ دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا تھا، پھر جب آپ نے ان کے چہروں پر ناراضگی کا رنگ دیکھا تو آپ نے فرمایا: "واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں"۔(متفق علیہ)۔

مقام ابواء: یہ مدینہ کے مغربی جنوب میں ۲۲۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

۷۶- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حج کا) ارادہ کر کے نکلے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت کو جس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ہدایت دے کر راستے سے واپس بھیجا کہ تم لوگ دریا کے کنارے کنارے ہو کر جاؤ، (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آملو۔ چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے کنارے چلی، واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔ یہ قافلہ چل رہا تھا کہ کئی نیل گائے دیکھا، ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ کا شکار کر لیا، پھر ایک جگہ ٹھہر کر سب نے اس کا گوشت کھایا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں؟ چنانچہ جو کچھ گوشت بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے گورخر دیکھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ کا شکار کر لیا، اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھایا پھر خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لیے جو کچھ گوشت باقی بچا ہے وہ ہم ساتھ لائے ہیں۔ آپ نے پوچھا: "کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ رضی

اللہ عنہ کو شکار کرنے کے لیے کہا تھا؟ یا کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا"؟ سب نے کہا نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "پھر بچا ہوا گوشت بھی کھالو"۔ (متفق علیہ)۔

بخاری اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے: چنانچہ فرمایا: "کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہے؟ صحابہ نے کہا: ہمارے پاس اس کے پائے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اسے لے کر کھا لیا"۔

۷۷– ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام اصحاب نے احرام باندھ لیا مگر میں نے احرام نہ باندھا۔ پھر ہمیں خبر ملی تھی کہ مقام غَیقہ میں دشمن موجود ہے، لہٰذا ہم ان کی طرف چل دیے۔ میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے۔ میں نے نظر اٹھائی تو اسے دیکھا– بخاری کی ایک روایت میں ہے: "صحابہ نے اس کی وجہ سے مجھے کوئی تکلیف نہیں دی' بلکہ انہیں یہ پسند آیا کہ میں نے اسے دیکھ لیا' میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ مجھے نظر آگیا"۔ میں نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسے زخمی کر کے گرا لیا۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انھوں نے میری مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ بالآخر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا۔ ہمیں خوف تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں گے اس لیے میں کبھی اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، بالآخر میں آدھی رات کو بنو غفار کے ایک شخص سے ملا تو اس سے دریافت کیا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تَعہن چشمے پر چھوڑا تھا اور آپ مقام سُقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بالآخر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ کے ساتھیوں نے روانہ کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور آپ کے لیے رحمت الٰہی کی دعا مانگتے ہیں۔ انھیں یہ اندیشہ ہے کہ مبادا دشمن ہمیں آپ سے جدا کر دے، لہٰذا آپ ان کا انتظار فرمائیں، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور ہمارے پاس اس کے گوشت سے بچا ہوا ایک ٹکڑا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو حکم دیا کہ ''کھاؤ''۔ صحیحین کی ایک روایت میں ہے: "یہ وہ کھانا ہے جو اللہ نے تمہیں کھلایا ہے"۔ حالانکہ وہ سب محرم تھے۔ [متفق علیہ]

غیقہ: بدر کے مشرقی جنوب میں ۴۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

تَعھَن: ابواء کے شمال میں پانی کا ایک چشمہ ہے جو وہاں سے ۵۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

سقیا: یہ وادی فرع جو مدینہ کے جنوب میں ہے، اس کی ایک بستی ہے، جو وہاں سے ۱۵۰ کیلو میٹر دور ہے۔

محرِم کے لیے کونسا شکار کھانا جائز ہے؟

۷۸- عبدالرحمن بن عثمان التیمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ہم احرام کی حالت میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ایک (شکار شدہ) پرندہ بطور ہدیہ ان کے لیے لایا گیا۔ طلحہ (اس وقت) سو رہے تھے۔ ہم میں سے بعض نے (اس کا گوشت) کھایا اور بعض نے احتیاط برتی۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو آپ نے ان کی تائید کی جنھوں نے اسے کھایا تھا اور کہا ہم نے اسے (شکار کے گوشت کو حالت احرام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تھا۔ [صحیح مسلم]

محرِم کونسے حیوانوں کو قتل کر سکتا ہے؟

۷۹- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ موذی (جاندار) ہیں۔ حل وحرم میں (جہاں بھی مل جائیں) مار دیے جائیں سانپ، کوّا جس کے سر پر سفید نشان ہوتا ہے، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل"۔ (متفق علیہ)۔

۸۰- ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ (موذی جانور ایسے) ہیں کہ احرام باندھنے والے پر انھیں قتل کر دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا"۔ (متفق علیہ)۔

۸۱- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (احرام کی حالت میں) باولے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔ (ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے) فرمایا: اور نماز میں بھی۔ (متفق علیہ)۔

فدیۃ الاذی میں اختیار

۸۲- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دنوں میں ان کے پاس گزرے اور ان سے پوچھا: "تمہارے سر کی جوؤں سے تمہیں تکلیف پہنچ رہی ہے"؟ - صحیحین کی ایک روایت میں ہے: "مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف پہنچی ہے جتنی میں دیکھ رہا ہوں"- انھوں نے کہا: جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "سر منڈوا دو۔ پھر ایک بکری بطور قربانی ذبح کرو— صحیحین کی ایک روایت میں ہے: "یا جو میسر ہو قربانی ذبح کرو"- یا تین دن کے روزے رکھو یا کھجور کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو"۔ (متفق علیہ)۔

۳صاع کھجور ۳ کیلو گرام کے برابر ہوتی ہے۔

۸۳- کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ وہ احرام باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ان کے سر اور داڑھی میں (کثرت سے) جوئیں پڑ گئیں۔ اس (بات) کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا بھیجا اور حجام کو بلا کر ان کا سر مونڈ دیا پھر ان سے پوچھا: "کیا تمھا

رے پاس کوئی قربانی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا: ''تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا مہیا کر دو مسکینو ں کے لیے ایک صاع ہو۔'' اللہ عزوجل نے خاص ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ''جو شخص تم میں سے مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔'' اس کے بعد یہ (اجازت) عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ [متفق علیہ]

محرِم کے لیے حجامت

٨٤- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا (یہ پچھنا آپ نے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لَحیُ جمل نامی پانی کے گھاٹ پر آپ کو ہو گیا تھا۔ (متفق علیہ)۔

لحۂ جمل: یہ مدینہ کے مغربی جنوب میں ایک جگہ ہے جو وہاں سے ١٣٥ کیلو میٹر دور ہے۔

محرم کے لیے آنکھوں میں دوا لینا جائز ہے

٨٥- عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے متعلق حدیث بیان کی جو احرام کی حالت میں تھا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہو گئی تو آپ نے (اس کی آنکھوں پر) ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔ (صحیح مسلم)۔

محرم کے لیے غسل کرنے کا حکم

۸۶- عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے۔ یہ سن کر انہوں نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کیا۔ اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا، جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا، اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لیے کہا۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھ سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے اور پھر پیچھے لائے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (احرام کی حالت میں) اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔ (متفق علیہ)۔

محرِم کو کفن دینے کا طریقہ

۸۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس نے اس کی گردن توڑ دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری سے غسل دے کر دو کپڑوں (احرام والے کپڑوں ہی میں) کفنا دو۔ بخاری اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ: اسی کے دو کپڑوں میں اسے کفنا دو۔ لیکن خوشبو نہ لگانا، نہ سر چھپانا"۔ صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ: "نہ ہی اس کا چہرہ چھپانا"۔ اور نہ حنوط لگانا کیوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے لبیک پکارتے ہوئے اٹھائے گا"۔ (متفق علیہ)۔

مکہ میں کس راستے سے داخل ہوں؟

۸۸- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) شجرہ

کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوتے تھے۔اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو ثنیہ علیا سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر نکلتے تھے۔(متفق علیہ)۔

۸۹- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدیٰ کی طرف سے نکلے۔(متفق علیہ)۔

مکہ میں داخل ہوتے ہوئے غسل کرنا

۹۰- نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔رات ذی طویٰ میں گزارتے، صبح کی نماز وہیں پڑھتے اور غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے)۔ آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔(متفق علیہ)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۹۱- جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیے۔انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو (عدد) گرہ بنائی، اور کہنے لگے: بلاشبہ نو سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا، حج نہیں کیا، اس کے بعد دسویں سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کر رہے ہیں۔(یہ اعلان سنتے ہی) بہت زیادہ لوگ مدینہ میں آگئے۔وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کریں۔اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کریں اس پر عمل کریں۔ ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، (وہاں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھی بھیجا

کہ (زچگی کی اس حالت میں اب) میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غسل کرو، کپڑے کا لنگوٹ کسو، اور حج کا احرام باندھ لو۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی۔ اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، تاحد نگاہ پیادے اور سوار ہی دیکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی یہی حال تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (موجود) تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کی (حقیقی) تفسیر جانتے تھے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہم بھی اس پر عمل کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ کی) توحید کا تلبیہ پکارا "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ"، اور لوگوں نے وہی تلبیہ پکارا جو (بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ) وہ آج پکارتے ہیں۔ آپ نے ان کے تلبیہ میں کسی بات کو مسترد نہیں کیا۔ اور اپنا وہی تلبیہ (جو پکار رہے تھے) پکارتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہماری نیت حج کے علاوہ کوئی (اور) نہ تھی، (حج کے مہینوں میں) عمرے کو ہم جانتے (تک) نہ تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام (ہاتھ یا ہونٹوں سے) کیا، پھر (طواف شروع کیا)، تین چکروں میں چھوٹے قدم اٹھاتے، کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے، تیز چلے، اور چار چکروں میں (آرام سے) چلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَٱتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ "اور مقام ابراہیم (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے) کو نماز کی جگہ بناؤ"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ آپ دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا

الكَافِرُونَ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، اس کا استلام کیا اور باب (صفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب نکلے۔ جب آپ (کوہ) صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾: "صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (مقرر کردہ علامتوں) میں سے ہیں۔" میں (بھی سعی کا) وہیں سے آغاز کر رہا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے (سعی کا) آغاز فرمایا۔ اس پر چڑھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کو دیکھ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے، اللہ کی وحدانیت اور کبریائی بیان فرمائی۔ اور کہا:(: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ)"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا(اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست دی۔" ان (کلمات) کے مابین دعا فرمائی۔ آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے تھے۔ پھر مروہ کی طرف اترے۔ حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کی ترائی میں پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی فرمائی، (تیز قدم چلے) جب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (معمول کی رفتار سے) چلنے لگے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر تھا تو فرمایا: "اگر پہلے میرے سامنے وہ بات ہوتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا، اور اس (منسک) کو عمرے میں بدل دیتا، لہذا تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ حلال ہو جائے اور اس (منسک) کو عمرہ قرار دے لے۔"

(اتنے میں) سراقہ بن مالک جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی

اللہ علیہ وسلم !(حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لئے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لئے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (دونوں ہاتھوں کی) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، اور فرمایا: "عمرہ، حج میں داخل ہوگیا۔" دو مرتبہ (ایسا کیا اور ساتھ ہی فرمایا:) "صرف اسی سال کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔"

جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا تو لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، حج (کا احرام باندھ کر اس) کا تلبیہ پکارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ٹھہرے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نمرہ میں لگا دیا جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے، قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشعر حرام کے پاس جا کر ٹھہر جائیں گے۔ جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے آگے) گزر گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی نمرہ میں اپنے لیے خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں فروکش ہوگئے۔ جب سورج ڈھلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو لانے کا حکم دیا، اس پر آپ کے لئے پالان کس دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی (عرفہ) کے درمیان تشریف لے آئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا: "تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر (ایسے) ہی حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے اور زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہوگئے اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا

(غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنی اس وقت کا چڑھا سود کوئی نہ لے) اور پہلے جو سود ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑتے ہیں (اور طلب نہیں کرتے) وہ عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سود ہے اس لئے کہ وہ سب چھوڑ دیا گیا اور تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ ان کو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان سے لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے حلال کیا ہے۔ اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے اور کوئی عضو ضائع نہ ہو) اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کی روٹی اور ان کا کپڑا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (وہ ہے) اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اور تم سے (قیامت میں) میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ ان سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے کہ: "اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا"۔ تین بار (یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا) پھر اذان اور تکبیر ہوئی تو ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت و نفل وغیرہ)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر موقف میں آئے۔ اونٹنی کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور غروب آفتاب تک وہیں ٹھہرے رہے۔ زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی تب (سوار ہوئے)۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھا لیا اور واپس (مزدلفہ کی طرف) لوٹے اور قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کے

(اگلے حصے) سے لگ گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ: "اے لوگو! آہستہ آہستہ آرام سے چلو" اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی۔ (آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے پھڑیں اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی جب فجر ظاہر ہوگئی تو اذان اور تکبیر کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ مکمل روشنی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے طلوع آفتاب سے قبل لوٹے اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبریٰ پر جا نکلتی ہے، یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اور سات کنکریاں اس کو ماریں۔ ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے، ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ باقلا کے برابر ہوں) اور وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں (کہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر (یعنی قربان) کئے، باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیئے کہ انہوں نے نحر کئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا اور پھر ہر اونٹ سے گوشت کا ایک ٹکڑا لینے کا حکم فرمایا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق لے کر) ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی۔ پھر بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "پانی بھرو، اے عبدالمطلب کی اولاد! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ لگا کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا" (یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھرتے تو سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور ان کی سقایت جاتی رہتی)، پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا۔ (صحیح مسلم)۔

وضوء کر کے طواف کرنا

٩٢- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: جب نبی اکرم ﷺ مکہ آئے تو سب سے پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ یہ تھی کہ آپ نے وضو کیا اور پھر طواف کیا۔ (متفق علیہ)۔

نہ کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور نہ کوئی مشرک حج کرے

٩٣- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اس حج میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے انھیں امیر بنایا تھا، ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ لوگ قربانی کے دن لوگوں میں (یہ) اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ (متفق علیہ)۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

٩٤- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے، نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (متفق علیہ)۔

٩٥- زبیر بن عربی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو چھونے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔(صحیح بخاری)۔

٩٦- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ: انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔(صحیح مسلم)۔

٩٧- نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے چھوتے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے۔ انہوں نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا، اس وقت سے اسے ترک نہیں کیا۔(صحیح مسلم)۔

چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرنا

٩٨- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف فرمایا، اور آپ ایک سرے سے مڑی ہوئی اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ: "جب جب حجر اسود کے پاس آتے تو اپنے ہاتھ میں موجود کسی چیز کے ذریعہ اس کی طرف اشارہ فرماتے اور اللہ اکبر کہتے۔(متفق علیہ)۔

٩٩- ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، آپ اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے اور اس چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔(صحیح مسلم)۔

حج وعمرہ میں رمل کرنا

۱۰۰– حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ مکہ آنے کے بعد سب سے پہلے حج و عمرے کا جو طواف کرتے اس میں آپ بیت اللہ کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلتے پھر (باقی) چار میں (عام رفتار سے) چلتے، پھر اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتے اور اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے۔(متفق علیہ)۔

۱۰۱– ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا، اور (باقی) چار میں (عام چال) چلے۔(متفق علیہ)۔

رمل کا آغاز کیسے ہونا چاہیے

۱۰۲– حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تمہارے پاس ایک ایسا وفد آیا ہے جسے یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔

صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے: "اور انھیں اس سے بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ اور وہ لوگ حطیم کے ساتھ (لگ کر) بیٹھ گئے"۔

اس پر نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز تیز اور اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کی چال چلیں۔ یہ حکم دینے میں کہ وہ سات چکروں میں رمل کریں، لوگوں پر آسانی کے علاوہ کوئی امر مانع نہ تھا۔(متفق علیہ)۔

۱۰۳– حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے صفا

مروہ کی سعی اور بیت اللہ کے طواف میں رمل (کا حکم) مشرکین کو اپنی (قوم کی) طاقت اور قوت دکھانے کے لیے کیا تھا۔ (متفق علیہ)۔

سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا

١٠٤– اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے رہ کر طواف کر لو۔'' چنانچہ میں نے لوگوں سے پیچھے رہ کر طواف مکمل کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کی ایک جانب صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور ﴿وَالطُّور * وَكِتَابٍ مَّسْطُور﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (متفق علیہ)۔

١٠٥– ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرنے کے متعلق بتائیے، کیا وہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ پر لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا، وہ سب (آپ کو دیکھنے کے خواہش مند تھے اور ایک دوسرے سے) کہہ رہے تھے۔ یہ ہیں محمد ﷺ۔ یہ ہیں محمد ﷺ، حتیٰ کہ نوجوان عورتیں بھی گھروں سے نکلی۔ (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سے (ہٹانے کے لئے) لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا، جب آپ (کے راستے) پر لوگوں کی بھیڑ لگ گئی تو آپ سوار ہو گئے۔ (صحیح مسلم)۔

١٠٦– جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ اوپر سے لوگوں کو دیکھ سکیں اور لوگ آپ سے سوال کر سکیں کیوں کہ لوگوں نے (ہر طرف سے ازدحام کر کے) آپ کو چھپا لیا تھا۔ (صحیح مسلم)۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے متعلق وارد احادیث

۱۰۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب صفا مروہ کا چکر لگاتے تو وادی کی ترائی میں دوڑتے۔(متفق علیہ)۔

۱۰۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: انصار اور بنو غسان اسلام لانے سے قبل مناۃ کا تلبیہ پکارا کرتے تھے اور اس بات میں سخت حرج محسوس کرتے تھے کہ وہ صفا مروہ کے مابین طواف کریں۔(در حقیقت) یہ طریقہ ان کے آباء واجداد میں رائج تھا کہ جو بھی مناۃ کے لیے احرام باندھے وہ صفا مروہ کا طواف نہیں کرے گا۔ان لوگوں نے اسلام لانے کے بعد اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا ۔اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ "بلا شبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے سب جاننے والا ہے"۔(متفق علیہ)۔

حلال ہونے کے بعد حلق اور قصر کرانا

۱۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اور آپ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے سر منڈایا، اور ان میں سے کچھ نے بال کٹوائے۔(متفق علیہ)۔

۱۱۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے

اللہ ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما"۔ لوگوں (صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور بال کٹوانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما"۔ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!، اور بال کٹوانے والوں پر بھی، آپ نے فرمایا: "اور بال کٹوانے والوں پر (بھی رحم فرما)"۔ (متفق علیہ)۔

۱۱۱- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ ! سر منڈانے والوں کو بخش دے"۔ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! اور بال کٹوانے والوں کو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ ! سر منڈانے والوں کو بخش دے"۔ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! اور بال کٹوانے والوں کو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ ! سر منڈانے والوں کو بخش دے"۔ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: "اور بال کٹوانے والوں کو بھی"۔ (متفق علیہ)۔

۱۱۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، اپنی قربانی (کے اونٹوں) کو نحر کیا اور پھر سر منڈوانے لگے تو آپ نے اپنے سر کی دائیں جانب مونڈنے والے کی طرف کی تو اس نے اس طرف کے بال اتار دیے، پھر آپ نے طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور وہ (بال) ان کے حوالے کر دیے۔ پھر آپ نے (سر کی) بائیں جانب اس کی طرف کی اور فرمایا: (اس کے) "بال اتار دو"۔ اس نے وہ بال اتار دیے تو آپ نے وہ بھی ابو طلحہ کو دے دیے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: حجام نے بال اتار دیے تو آپ نے وہ بال ام سلیم کو دے دیے"۔ اور فرمایا: "ان (بالوں) کو لوگوں میں تقسیم کر دو"۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: "پھر آپ نے ایک

ایک دو دو بال کر کے لوگوں میں تقسیم فرمادیے"۔(متفق علیہ)۔

۱۱۳ – معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کا بال قینچی سے چھوٹا کیا، صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: مروہ پہاڑی کے پاس۔(متفق علیہ)۔

ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کرے؟

۱۱٤ – عبدالعزیز بن رُفیع سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے ایک چیز کے متعلق بتائیں جو آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اچھی طرح یاد ہو۔ آپ ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر- صحیح بخاری کی روایت میں اضافہ ہے کہ: اور عصر- کی نمازیں کہاں پڑھی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ نمازیں منٰی میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا: کوچ کے دن آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: وادی ابطح میں۔(متفق علیہ)۔

منی سے عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر پڑھنا

۱۱۵ – محمد بن ابی بکر الثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جب وہ دونوں صبح کے وقت منٰی سے عرفہ جارہے تھے دریافت کیا: آپ (عرفہ کے) دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیسے (ذکرو عبادت) کر رہے تھے؟

انھوں نے کہا: ہم میں سے تہلیل کہنے والا "لا الہ الا اللہ" کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا۔ اور تکبیریں کہنے والا تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی نکیر نہ کی جاتی تھی۔

صحیح مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "ہمارے درمیان بعض لوگ تکبیر کہنے والے اور بعض لا الہ الا اللہ کہنے والے تھے، اور کوئی بھی دوسرے کو معیوب نہیں ٹھہراتا تھا"۔(متفق علیہ)۔

عرفہ کے دن کی فضیلت

١١٦- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے۔ اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بناء پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟"۔ (صحیح مسلم)۔

١١٧- سالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا کہ وہ احکام حج میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد تشریف لائے جبکہ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ انھوں نے حجاج کے ڈیرے کے پاس پہنچ کر زور سے آواز دی تو حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکلا اور کہنے لگا ابو عبدالرحمان! کیا بات ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمھیں سنت کی پیروی مطلوب ہے تو ابھی چلنا چاہیے۔ حجاج بولا: بالکل اسی وقت؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: مجھے اتنی مہلت دیں کہ میں اپنے سر پر پانی بہالوں پھر چلتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اتر پڑے، یہاں تک کہ حجاج فارغ ہو کر نکلا۔ جب وہ میرے اور والد گرامی کے درمیان چلنے لگا تو میں نے کہا کہ اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ یہ سن کر حجاج حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ سالم سچ کہتا ہے۔ [صحیح بخاری]

وقوف عرفہ

١١٨- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قریش اور وہ لوگ جو قریش کے دین پر تھے، مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور خود کو حُمس کہتے تھے، اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔ اور یہی مطلب اس آیت کا بھی ہے کہ: ''وہیں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں''۔ (متفق علیہ)۔

١١٩- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: "(قبل از اسلام) ایک دفعہ میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے نکلا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو میدان عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قوم حُمس سے ہیں (جو حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے) یہاں ان کا کیا کام ہے؟"۔ [متفق علیہ]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ سے نکلتے وقت سکون قائم رکھنے کا حکم دیا

١٢٠- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا- اور انہیں نبی اکرم ﷺ نے حج میں اپنے پیچھے سوار کیا تھا- کہ حجۃ الوداع میں عرفات سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ: عام رفتار سے چلتے تھے اور جب میدان آجاتا تو تیز ہو جاتے۔ (متفق علیہ)۔

١٢١- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ عرفہ کے دن واپس ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے شور و غل اور اونٹوں کو مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ فرمایا اور حکم دیا: "لوگو! سکون قائم رکھو۔ اونٹوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے"۔ (صحیح بخاری)۔

۱۲۲- فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے -اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (ساتھ اونٹنی پر پیچھے سوار تھے- آپ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کے کوچ کرنے کے وقت انہیں تلقین کی: "سکون سے (چلو)"، اور آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روکے ہوئے تھے حتیٰ کہ آپ وادی محسر میں داخل ہوئے، -وہ منیٰ کا ہی حصہ ہے- آپ نے فریا: "تم (دوانگلیوں کے درمیان رکھ کر) ماری جانے والی کنکریاں ضرور لے لو جن سے جمرہ عقبہ کو رمی کی جائے گی"۔(صحیح مسلم)۔

مزدلفہ کی رات تلبیہ پکارنا

۱۲۳- ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں فرمایا کہ: میں نے اسی مقام پر اس ذات کو جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی یہ کہتے ہوئے سنا: "لبيك اللهم لبيك"، "حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں"۔(صحیح مسلم)۔

مزدلفہ میں دو نماز جمع کر کے پڑھنا

۱۲٤- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اترے، پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن وضو پورا نہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت قریب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نماز آگے چل کر پڑھیں گے۔“ پھر آپ سوار ہوئے، جب مزدلفہ آئے تو اترے اور پورا وضو کیا، پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنے مقام پر بٹھایا،- صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:- اور انھوں نے ابھی (پالان) نہیں کھولے تھے کہ آپ نے عشاء کی اقامت کہلوادی۔ پھر عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ نے نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔(متفق علیہ)۔

۱۲٥- عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع

کیں،ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہ تھی۔- صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: "اور نہ ان دونوں کے بعد کوئی نماز تھی"- آپ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا کیں اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: ایک ہی اقامت سے (دونوں نمازیں پڑھیں)۔(متفق علیہ)۔

مزدلفہ میں فجر کی نماز کب پڑھے؟

۱۲۶– ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز اس کے وقت بغیر ادا کرتے نہیں دیکھا' سوائے دو نمازوں کے' مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں (جمع کرکے) اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی"۔(متفق علیہ)

عورتوں کے لیے نماز صبح ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف کوچ کرنے کی اجازت

۱۲۷– حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: مزدلفہ کی رات حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ ﷺ سے قبل، اور لوگوں کا ازدحام ہونے سے پہلے پہلے (منیٰ) چلی جائیں۔ اور وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکنے والی خاتون تھیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ وہ آپ کی روانگی سے پہلے ہی نکل پڑیں اور ہمیں آپ نے روکے رکھا یہاں تک کہ ہم نے (وہیں) صبح کی، اور آپ کی روانگی کے ساتھ ہی ہم روانہ ہوئیں۔(متفق علیہ)۔

۱۲۸– عبداللہ مولیٰ اسماء سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں رات کے وقت اتریں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں۔ پھر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں۔ اس کے بعد پوچھا: بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ وہ پھر کچھ دیر تک نماز پڑھتی رہیں۔ پھر دریافت کیا: بیٹے کیا چاند

غروب ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: پھر کوچ کرو۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے منیٰ پہنچ کر جمرے کو رمی کی، پھر صبح کی نماز واپس آکر اپنے مقام پر ادا کی۔ میں نے ان سے عرض کیا: بی بی جی! میرے خیال کے مطابق ہم نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اور تاریکی میں کنکریاں ماری ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اے پسر من! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ (متفق علیہ)۔

۱۲۹ – حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کے وقت مزدلفہ سے اونٹوں پر لدے بوجھ کے ساتھ (جس میں کمزور افراد بھی شامل ہوتے ہیں) روانہ کر دیا۔ (متفق علیہ)۔

مزدلفہ سے کوچ کرنے کا وقت کیا ہے؟

۱۳۰ – حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: مشرکین مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے حتی کہ سورج کی دھوپ ثبیر پہاڑ پر آجاتی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے کوچ فرمایا۔ (صحیح بخاری)۔

تلبیہ کب بند کرنا ہے؟

۱۳۱ – فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔ (متفق علیہ)۔

رمی جمرات

۱۳۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے اندر کھڑے ہوئے، اس (جمرہ) کو چوڑائی کے رخ اپنے سامنے رکھا- صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ: خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف رکھا-اس کے بعد وادی کے اندر سے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، نیز فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔ (متفق علیہ)۔

۱۳۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: ہم انتظار کیا کرتے تھے۔ جب زوال آفتاب ہو جاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔ (صحیح بخاری)۔

کنکری مارنے کا وقت؟

۱۳۴- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماری اور اس کے بعد (کے دنوں میں تمام جمروں کو) اس وقت جب سورج ڈھل گیا۔ (صحیح مسلم)۔

رمی جمرات کے لیے کھڑے ہونے کا طریقہ

۱۳۵- سالم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری مارنے کے بعد وہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین میں قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے، دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ کو رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین

میں چلے جاتے اور دیر تک قبلہ رو ہو کر کھڑے رہتے' دعا کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔اس کے بعد جمرہ عقبہ کو وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرماتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔(صحیح بخاری)۔

سواری پر سوار ہو کر کنکری مارنا

۱۳۶– حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قربانی کے دن اپنی سواری پر (سوار ہو کر) کنکریاں مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: "تمھیں چاہیے کہ تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں (دوبارہ) حج نہ کر سکوں"۔(صحیح مسلم)۔

۱۳۷– ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور واپس پلٹے۔آپ اپنی سواری پر تھے اور بلال اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ان میں سے ایک آگے سے (مہار پکڑ کر) آپ کی سواری کو ہانک رہا تھا اور دوسرا دھوپ سے (بچاؤ کے لیے) اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر تانے ہوئے تھا۔کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔پھر میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے: "اگر کوئی کٹے ہوئے اعضاء والا کالا غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا"۔(صحیح مسلم)۔

جمرات کو سات کنکریاں مارنا

۱۳۸– حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "استنجا

طاق ڈھیلوں سے ہوتا ہے، جمرات کی رمی طاق ہوتی ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی طاق ہوتی ہے، بیت اللہ کا طواف طاق ہوتا ہے۔ اور تم میں سے جب کوئی استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔ (صحیح مسلم)۔

شام ہونے کے بعد بھول چوک میں یا انجانے میں رمی جمرات کرنا

۱۳۹ – ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ شام ہونے کے بعد میں نے رمی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "کوئی حرج نہیں"۔ (صحیح بخاری)۔

حاجی کو پانی پلانا

۱٤۰ – ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ (زمزم کے پاس) تشریف لائے اور پانی مانگا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: فضل! اپنی ماں کے یہاں جا اور ان کے یہاں سے کھجور کا شربت لا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "مجھے (یہی) پانی پلاؤ"۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیتا ہے۔ اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ مجھے (یہی) پانی پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے پانی پیا پھر زمزم کے قریب آئے۔ لوگ کنویں سے پانی کھینچ رہے تھے اور کام کر رہے تھے۔ آپ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: "کام کرتے جاؤ کہ تم اچھے کام پر لگے ہوئے ہو"۔ پھر فرمایا: (اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آئندہ لوگ) "تمہیں پریشان کر دیں گے تو میں بھی اترتا اور رسی اپنے اس پر رکھ لیتا"۔ مراد آپ کی شانہ سے تھی۔ آپ نے اس کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا۔ (صحیح بخاری)۔

۱٤۱ – ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر آئے اور آپ

کے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے‘ آپ نے پانی طلب کیا‘ چنانچہ ہم نے نبیذ سے بھرا ہوا برتن آپ کو پیش کیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا اور جو کچھ بچا اسے اسامہ کو پلا دیا اور فرمایا: تم نے بہت خوب نبیذ بنایا‘ اسی طرح بنایا کرو"۔ [صحیح مسلم]

قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا مستحب ہے

۱۴۲ – ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا۔ پھر واپس آکر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔ (صحیح مسلم)۔

منی منی کا ہر گوشہ قربانی کی جگہ

۱۴۳ – جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے یہاں قربانی کی ہے۔ (لیکن) پورا منیٰ قربان گاہ ہے، اس لئے تم اپنے اپنے پڑاؤ ہی پر قربانی کرو، میں نے اسی جگہ وقوف کیا ہے (لیکن) پورا عرفہ ہے مقام وقوف ہے اور میں نے (مزدلفہ میں) یہاں وقوف کیا ہے اور پورا مزدلفہ موقف ہے (اس میں کہیں بھی پڑاؤ کیا جا سکتا ہے)"۔ (صحیح مسلم)۔

اونٹ کے گھٹنوں کو باندھ کر قربانی کرنا

۱۴۴ – حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ اپنی قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا‘ انھوں نے فرمایا: "اسے اٹھا کر کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر (نحر کرو) یہی تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے"۔ (متفق علیہ)۔

اونٹ کو کھڑا کر کے قربانی کرنا

١٤٥- انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کئے۔(صحیح بخاری)۔

قربانی کے جانوروں کے گوشت ٗ چمڑے اور جھولیں صدقہ کرنا

١٤٦- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کروں نیز ان میں سے قصاب کو (بطور اجرت کچھ بھی) نہ دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم اس کو اپنے پاس سے (اجرت) دیں گے "۔(متفق علیہ)۔

گائے کی قربانی

١٤٧- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ : قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔(صحیح مسلم)۔

قربانی کے جانور میں ایک سے زائد شخص کی شرکت

١٤٨- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ٗ فرماتے ہیں : "ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے (ذبح کی)"۔(مسلم)

جس نے حج میں کسی عبادت کو دوسری عبادت سے پہلے ادا کر لیا

١٤٩- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کے لیے ٹھہرے رہے۔ وہ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سمجھ نہ سکا (کہ پہلے کیا ہے) اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا؛ (اب) قربانی کر لو کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ نے فرمایا: "(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں"۔ صحیح مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ: میں نے رمی کرنے سے قبل ہی طواف افاضہ کر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے متعلق جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی نہیں پوچھا گیا مگر آپ نے (یہی) فرمایا: "(اب) کر لو کوئی حرج نہیں۔ (متفق علیہ)۔

جو شخص منیٰ کی راتوں میں کسی وجہ سے مکہ میں رہے

١٥٠- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں (حاجیوں) کو پانی پلانے کے لیے مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ (متفق علیہ)۔

طواف وداع

١٥١- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی

آخری حاضری بیت اللہ کی ہو مگر اس میں حائضہ عورت کے لیے تخفیف کی گئی ہے۔(متفق علیہ)۔

۱۵۲– حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وادی محصب میں کچھ وقت محو استراحت ہوئے۔اس کے بعد بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔(صحیح بخاری)۔

حائضہ کا طواف وداع ترک کرنا

۱۵۳– حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی کی رات حیض آگیا تو انہوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمہارے کوچ میں رکاوٹ بنوں گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟“ عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: "رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ"۔(متفق علیہ)۔

جب حج یا عمرہ کا ارادہ رکھنے والے کو راستے میں روک دیا جائے

۱۵۴– حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو (مقام حدیبیہ پر) روک دیا گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک منڈوایا، اپنی بیویوں سے صحبت کی اور قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا، پھر آئندہ سال (نیا) عمرہ کیا۔(صحیح بخاری)۔

۱۵۵– ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے نکلے، لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے آپ کو روکا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا اپنا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی منڈوایا اور ان سے معاہدہ کیا کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن (نیام میں تلواروں کے سوا اور) کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لا سکتے اور جتنے دنوں مکہ والے چاہیں گے، اس

سے زیادہ آپ وہاں ٹھہر نہیں سکیں گے۔اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا اور معاہدہ کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے۔ تین دن وہاں مقیم رہے۔پھر قریش نے آپ سے جانے کے لیے کہا اور آپ مکہ سے چلے آئے۔(صحیح بخاری)۔

حج کے دنوں میں تجارت کرنا

١٥٦– ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: عکاظ، مجنہ، اور ذوالمجاز عہد جاہلیت کے بازار تھے۔جب اسلام آیا تو ایسا ہوا کہ مسلمان (خرید و فروخت کے لیے ان بازاروں میں جانا) گناہ سمجھنے لگے۔اس لیے یہ آیت نازل ہوئی:﴿لَيس عَلَيكُم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم {فِي مَوَاسِمِ الحَجّ}﴾"تمہارے لیے اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم حج کے موسم میں اپنے رب کے فضل (یعنی رزق حلال) کی تلاش کرو"، یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قراءت ہے۔(صحیح بخاری)۔

حج کے بعد محصب اور ابطح میں ٹھہرنے کا حکم

١٥٧– عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ابطح میں ٹھہرنا (اعمال حج کی سنتوں میں سے کوئی) سنت نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے تھے کیونکہ (مکہ سے) روانہ ہوتے وقت وہاں سے نکلنا آسان تھا۔(متفق علیہ)۔

١٥٨– ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: گیارہویں کی صبح کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ: "کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھائی تھی"۔آپ کی مراد محصب سے تھی۔(متفق علیہ)۔

١٥٩– ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ اور ابو بکر و عمر مقام ابطح میں پڑاؤ کرتے تھے۔(صحیح مسلم)۔

١٦٠– ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منیٰ سے نکلے تب مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں ابطح میں پڑاؤ ڈالوں، لیکن میں (خود) وہاں آیا اور آپ کا خیمہ لگایا اس کے بعد آپ تشریف لائے اور قیام کیا۔(صحیح مسلم)۔

اگر حج یا عمرہ یا غزوہ سے لوٹے تو کیا کہے؟

١٦١– عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بڑے لشکروں یا چھوٹے دستوں (کی مہم) سے یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو جب آپ کسی گھاٹی یا اونچی جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ ولَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ" "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں- صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: "تعریف کرنے والے اور اپنے رب کا سجدہ کرنے والے ہیں"-" صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ"- "اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے تمام جماعتوں کو شکست دی" (متفق علیہ)۔

١٦٢– حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں اور ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

میں (سفر سے) واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے (سوار) تھیں۔ جب ہم مدینہ کے بالائی حصے میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ"، "ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں" آپ مسلسل یہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ آگئے۔ (متفق علیہ)۔

کعبہ میں نماز

١٦٣- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قصواء اونٹنی پر پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور نعمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے کعبہ کے پاس اپنی اونٹنی بٹھادی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: "کعبہ کی کنجی لاؤ"، وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا۔ حضور اندر داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے، پھر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور دیر تک اندر (نماز اور دعاؤں میں مشغول) رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے اور میں سب سے آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے دو قطاروں میں اور حضور نے آگے کی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ کعبہ کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کی طرف تھا اور چہرہ مبارک اس طرف تھا، جدھر دروازے سے اندر جاتے ہوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا فاصلہ تھا)۔ (متفق علیہ)۔

کعبہ میں نماز پڑھنے کی جگہ

١٦٤ – ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے چاروں کونوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ: "یہی قبلہ ہے"۔ (متفق علیہ)۔

حِجر اسماعیل (حطیم) میں نماز

١٦٥ – حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حطیم کی) دیوار کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: تو انہوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: "تمہاری قوم کے پاس خرچ کم پڑ گیا تھا"۔ میں نے عرض کیا، اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ کام تمہاری قوم نے کیا، تاکہ جسے چاہیں اندر داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب کا نہ ہوتا، کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے تو میں اس پر غور کرتا کہ (حطیم کی) دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دوں اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دوں"۔ (متفق علیہ)۔

بغیر احرام کے حرم اور مکہ میں داخل ہونا

١٦٦ – حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک

آدمی آیااور کہنے لگا: ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: "اسے قتل کردو"۔ (متفق علیہ)۔

١٦٧ – جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن داخل ہوئے توآپ (کے سر مبارک) پرسیاہ رنگ کا عمامہ تھا، آپ حالت احرام میں نہ تھے۔ (صحیح مسلم)۔

مکہ کا حرم

١٦٨ – ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: "بلاشبہ یہ شہر (ایسا) ہے جسے اللہ نے (اس وقت سے) حرمت عطا کی ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ یہ اللہ کی (عطاکردہ) حرمت (کی وجہ) سے قیامت تک کے لیے محترم ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں لڑائی کو حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے لیے بھی دن میں سے ایک گھڑی کے لیے ہی اسے حلال کیا گیا ہے۔ (اب) یہ اللہ کی (عطاکردہ) حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے۔ اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں۔ اس کے شکار کو ڈرا کر نہ بھگایا جائے، کوئی شخص اس میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرے، نیز اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے"۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سوائے اذخر (خوشبودار گھاس) کے، وہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے (ضروری) ہے، توآپ نے فرمایا: "سوائے اذخر کے۔" (متفق علیہ)۔

١٦٩ – ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جب وہ (ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہا: اے امیر! مجھے اجازت دیں۔ میں آپ کو ایک ایسا فرمان بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمایا تھا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد رکھا اور جب آپ نے اس کے الفاظ بولے تو میرے دونوں

آنکھوں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: "بلاشبہ مکہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے لوگوں نے نہیں، کسی ایسے شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، حلال نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ (یہ حلال ہے کہ) کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کی بنا پر رخصت نکالے تو اسے کہہ دینا: بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی تمھیں اس کی اجازت نہیں دی تھی اور آج اس کی حرمت اسی طرح واپس آگئی ہے جیسے کل اس کی حرمت موجود تھی اور جو حاضر ہے (یہ بات) اس تک پہنچادے جو حاضر نہیں"۔ (متفق علیہ)۔

١٧٠- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ: جب اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح عطا کی تو آپ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: "بلاشبہ اللہ نے ہاتھی کو مکہ سے روک دیا۔ اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا، مجھ سے پہلے یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ تھا، اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال کیا گیا۔ اور میرے بعد یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ اس لیے نہ اس کے شکار کو ڈرا کر بھگایا جائے اور نہ اس کے کانٹے (دار درخت) کاٹے جائیں۔ اور اس میں گری پڑی کوئی چیز اٹھانا اعلان کرنے والے کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں۔ اور جس کا کوئی قریبی (عزیز) قتل کر دیا جائے اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اس کی دیت دی جائے یا (قاتل) قتل کیا جائے"۔ (یہ باتیں سن کر) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اذخر کے سوا، کیوں کہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں (کی چھتوں) میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذخر کے سوا"۔ اس پر اہل یمن میں سے ایک شخص ابو شاہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ سب) میرے لیے لکھوا دیجیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو شاہ کے لیے لکھ

دو"۔(متفق علیہ)۔

بلاضرورت کے مکہ میں ہتھیار اٹھانے کی ممانعت

١٧١– حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "تم میں سے کسی کے لیے مکہ میں اسلحہ اٹھانا حلال نہیں"۔(صحیح مسلم)۔

مدینہ کا حرم

١٧٢– عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فریا: "بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں نے اس کے صاع اور مد میں اس سے دوگنا زیادہ (برکت) کی دعا کی جتنی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی"۔(متفق علیہ)۔

مُد کی مقدار ٣٠٠ گرام جو کے برابر ہے۔

١٧٣– حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ لہذا یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا جائے"۔(متفق علیہ)۔

١٧٤– حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کا درمیانی علاقہ قابل احترام ہے"۔(متفق علیہ)۔

١٧٥- سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "بلاشبہ یہ حرم ہے، امن والا (مقام) ہے"۔ (صحیح مسلم)۔

١٧٦- سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (مدینہ کے قریب) عقیق میں اپنے محل کی طرف روانہ ہوئے، انھوں نے ایک غلام کو دیکھا وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے چھاڑ رہا تھا، انھوں نے اس سے (اس کا لباس اور ساز و سامان) سلب کر لیا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مدینہ) لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے گفتگو کی کہ انھوں نے جو ان کے غلام سے سلب کیا ہے وہ غلام کو- یا انھیں- واپس کر دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی پناہ کہ میں کوئی ایسی چیز واپس کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بطور غنیمت دی ہے اور انھوں نے وہ (سامان) انھیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ [صحیح مسلم]

مدینہ کی محفوظ چراگاہ

١٧٧- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ارد گرد بارہ میل کا علاقہ محفوظ چراگاہ قرار دیا ہے"۔ [صحیح مسلم]

بارہ میل ١٨,٣٣ کیلو میٹر کے برابر ہوتا ہے۔

اس شخص کی وعید جو مدینہ میں کوئی بدعت انجام دے یا کسی بدعتی کو پناہ دے

١٧٨- یزید بن شریک التیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی نوشتہ نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں۔ البتہ ایک صحیفہ نکالا تو اس میں زخمیوں کے قصاص اور اونٹوں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ اور اس میں یہ بھی تھا: "مدینہ عیر پہاڑ سے ثور تک حرم ہے۔

اس میں جس نے کسی بدعت کو ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔" الحدیث۔ (متفق علیہ)۔

اہل مدینہ کے خلاف سازش کرنے والے کا گناہ

١٧٩ - سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اس شہر (یعنی مدینہ) والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے - اور صحیح بخاری کے الفاظ کچھ یوں ہیں: "اہل مدینہ کے ساتھ کوئی بھی برا کرنے کا ارادہ کرے گا تو" -، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔ (متفق علیہ)۔

قبر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کی کیاری ہے

١٨٠ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے گھر اور منبر کا درمیانی مقام جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے"۔ (متفق علیہ)۔

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

١٨١ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فریا: "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے"۔ (متفق علیہ)۔

١٨٢ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی جانب رخت سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ"۔ (متفق علیہ)۔

مسجد قبا کی فضیلت

۱۸۳– حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ: "نبی ﷺ ہر ہفتے کے دن مسجد قباء پیدل اور سوار ہو کر تشریف لے جاتے تھے"۔

صحیح مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ: "اور اس میں دو رکعت نماز بھی ادا کرتے تھے"۔ (متفق علیہ)۔

فہرست موضوعات

حج کی فرضیت اور اس کا مقام و مرتبہ 1
قربانی کے جانور پر سواری کرنا 14
ہدی کا جانور اگر راستے میں تھک کر رک جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے 14
مشرکین تلبیہ میں کیا کہا کرتے تھے 15
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کا طریقہ 15
بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا 15
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کی نیت کرنا 16
حج کی نیت سے پہلے الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا 16
جب اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے 17
جس نے دوسرے کی نیت کی طرح اپنی نیت کی 18
بلند آواز سے تلبیہ پکارنا 18
حائضہ اور نفساء کیسے تلبیہ پکارے؟ 18
حج میں شرط لگنا 20
حج تمتع، حج قران اور حج افراد 20
حج تمتع کا جواز 21
حج تمتع کرنے والا کب حج کا تلبیہ پکارے 22
تمتع کرنے والے پر کیا واجب ہے 23
حج قران کرنے والا کب حلال ہو جاتا ہے؟ 24

حج افراد اور حج قران کرنے والے کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے 24
جو شخص ہدی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے لیے حج کی نیت کو عمرہ میں بدلنے کا جواز 24
حج افراد کرنے والا حج کے بعد عمرہ کر سکتا ہے 26
انجانے اور لاعلمی میں سلا ہوا کپڑا پہننے اور خوشبو لگانے کا حکم 27
محرِم کا نکاح کرنا 27
محرِم کے لیے شکار کرنا حرام ہے 28
محرِم کے لیے کونسا شکار کھانا جائز ہے؟ 30
محرِم کونسے حیوانوں کو قتل کر سکتا ہے؟ 30
فدیۃ الاذی میں اختیار 31
محرِم کے لیے حجامت 32
محرم کے لیے آنکھوں میں دوا لینا جائز ہے 32
محرم کے لیے غسل کرنے کا حکم 33
محرِم کو کفن دینے کا طریقہ 33
مکہ میں کس راستے سے داخل ہوں؟ 33
مکہ میں داخل ہوتے ہوئے غسل کرنا 34
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج 34
وضوء کر کے طواف کرنا 40
نہ کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور نہ کوئی مشرک حج کرے 40
حجر اسود کو بوسہ دینا 40
چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرنا 41

حج وعمرہ میں رمل کرنا 42

رمل کا آغاز کیسے ہونا چاہیے 42

سوار ہو کر طواف اور سعی کرنا 43

صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنے سے متعلق وارد احادیث 44

حلال ہونے کے بعد حلق اور قصر کرانا 44

ترویہ کے دن ظہر کی نماز کہاں ادا کرے؟ 46

منی سے عرفہ جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر پڑھنا 46

عرفہ کے دن کی فضیلت 47

وقوف عرفہ 48

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ سے نکلتے وقت سکون قائم رکھنے کا حکم دیا 48

مزدلفہ کی رات تلبیہ پکارنا 49

مزدلفہ میں دو نماز جمع کر کے پڑھنا 49

مزدلفہ میں فجر کی نماز کب پڑھے؟ 50

عورتوں کے لیے نماز صبح ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منی کی طرف کوچ کرنے کی اجازت 50

مزدلفہ سے کوچ کرنے کا وقت کیا ہے؟ 51

تلبیہ کب بند کرنا ہے؟ 51

رمی جمرات 52

کنکری مارنے کا وقت؟ 52

رمی جمرات کے لیے کھڑے ہونے کا طریقہ 52

سواری پر سوار ہو کر کنکری مارنا 53

جمرات کو سات کنکریاں مارنا........ 53
شام ہونے کے بعد بھول چوک میں یا انجانے میں رمی جمرات کرنا........ 54
حاجی کو پانی پلانا........ 54
منی منی کا ہر گوشہ قربانی کی جگہ........ 55
اونٹ کے گھٹنوں کو باندھ کر قربانی کرنا........ 55
اونٹ کو کھڑا کر کے قربانی کرنا........ 56
قربانی کے جانوروں کے گوشت، چمڑے اور جھولیں صدقہ کرنا........ 56
گائے کی قربانی........ 56
قربانی کے جانور میں ایک سے زائد شخص کی شرکت........ 56
جس نے حج میں کسی عبادت کو دوسری عبادت سے پہلے ادا کر لیا........ 57
جو شخص منی کی راتوں میں کسی وجہ سے مکہ میں رہے........ 57
طواف وداع........ 57
حائضہ کا طواف وداع ترک کرنا........ 58
جب حج یا عمرہ کا ارادہ رکھنے والے کو راستے میں روک دیا جائے........ 58
حج کے دنوں میں تجارت کرنا........ 59
حج کے بعد محصب اور ابطح میں ٹھہرنے کا حکم........ 59
اگر حج یا عمرہ یا غزوہ سے لوٹے تو کیا کہے؟........ 60
کعبہ میں نماز........ 61
کعبہ میں نماز پڑھنے کی جگہ........ 62
حِجر اسماعیل (حطیم) میں نماز........ 62

بغیر احرام کے حرم اور مکہ میں داخل ہونا 62

مکہ کا حرم 63

بلاضرورت کے مکہ میں ہتھیار اٹھانے کی ممانعت 65

مدینہ کا حرم 65

مدینہ کی محفوظ چراگاہ 66

اس شخص کی وعید جو مدینہ میں کوئی بدعت انجام دے یا کسی بدعتی کو پناہ دے 66

اہل مدینہ کے خلاف سازش کرنے والے کا گناہ 67

قبر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کی کیاری ہے 67

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت 67

مسجد قبا کی فضیلت 68

أحاديث الحج

من الصحيحين

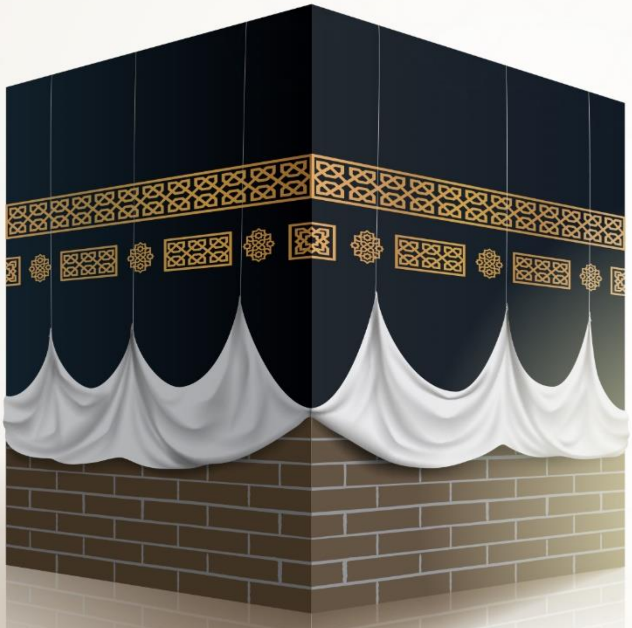

جمع وترتيب

د. عبد المحسن بن محمد القاسم

إمام وخطيب المسجد النبوي الشريف

مترجم إلى اللغة الأوردية